سوال

(70) غیر مسلم پڑوسیوں سے ملنا اور تبادلہ تحائف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ ملنا جلنا، انہیں تحائف دینا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم افراد کے ساتھ معاملات، میل جول اور دوستی کی دو سطحیں ہیں۔ ایک سے ہمیں منع کیا گیا اور ایک اجازت دی گئی ہے۔ جس سے منع کیا گیا وہ ہے ''موالاة،، یعنی دانت کاٹی کی دوستی کہ جس کی بنا پر آپ اپنے بھید اور راز میں بھی انہیں شریک کریں، حالانکہ ان کی عداوت بھی ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذُوا اليَهودَ وَالنَّصـٰرىٰ أَولِياءَ ۘ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَإِنَّهُ مِنهُم ۗ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الظّـٰلِمينَ ﴿٥١﴾... سورة المائدة

''اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا،، (المائدہ 5 :51)

ایسا ہی حکم رسول اللہ ﷺ کے مدمقابل مشرکین عرب کا تھا جن کی عداوت ظاہر تھی۔ فرمایا:

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ تُلقونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد كَفَروا بِما جاءَكُم مِنَ الحَقِّ ﴿١﴾... سورة الممتحنة

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں،،

میرے دشمن سے مراد وہ دشمن جو عقیدہ توحید کی بنا پر دشمنی رکھتا ہو اور تمہارے دشمن سے ہر وہ شخص یا قوم مراد ہے جو قومیت، وطن، زبان، قبیلہ یا کسی دوسرے سبب کی بنا پر دشمنی رکھتی ہو، اسی لیے ایک اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو ایسے مناصب پر فائز نہیں کیا جانا چاہیے جن کی بدولت وہ خود مسلمانوں ہی کو نقصان پہنچائیں۔

پاکستان بنتے ہی کشمیر کی بنا پر جو پہلی جنگ ہندوستان نے اپنی فوج سرینگر میں اتار کر پاکستان پر مسلط کی تھی، اس وقت پاکستانی فوج کا سربراہ ایک غیر مسلم تھا جس نے قائد اعظم

کے احکامات کی تعمیل میں لیت ولعل سے کام لیا اور جس کے نتیجے میں کشمیر ہندوستان کے قبضے میں چلا گیا۔ بالکل ایسا ہی واقعہ عرب، اسرائیل کی پہلی جنگ (1948ء) میں ہوا کہ شرق اردن کی فوجوں کا سربراہ بھی ایک غیر مسلم تھا اور اس نے اسرائیل کے مقابلے میں عرب فوج کو اس طرح لڑایا کہ عرب فوج کسی بھی طرح فتح حاصل نہ کرپائی۔

یہ تو قومی سطح کی بات تھی، ذاتی سطح پر بھی اگر آپ ایک غیر مسلم کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جائیں تو آپ کے بہت سے راز آپ کے دوست تک پہنچ جائیں گے اور وہ کسی وقت آپ کے لیے باعث تکلیف بھی بن سکتا ہے۔

جس بات کی اجازت دی گئی اس کا قاعدہ کلیہ سورہ الممتحنہ کی ان دو آیات میں واضح کردیا گیا ہے :

لا يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ لَم يُقـٰتِلوكُم فِى الدّينِ وَلَم يُخرِجوكُم مِن دِيـٰرِكُم أَن تَبَرّوهُم وَتُقسِطوا إِلَيهِم إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُقسِطينَ 8 ... سورة الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

إِنَّما يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ قـٰتَلوكُم فِى الدّينِ وَأَخرَجوكُم مِن دِيـٰرِكُم وَظـٰهَروا عَلىٰ إِخراجِكُم أَن تَوَلَّوهُم وَمَن يَتَوَلَّهُم فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ 9 ... سورة الممتحنة

''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔''

ان دونوں آیات سے واضح ہوگیا کہ ان لوگوں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کیا جاسکتا ہے جنہوں نے نہ تو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کی اور نہ انہیں گھروں ہی سے نکالا۔

یورپ کے ممالک نے عمومی طور پر کتنے ہی مسلمانوں کو پناہ دی ہے، بے گھروں کو گھر دیے ہیں بلکہ یہاں کی حکومتیں بے روزگاروں کو ہفتہ وار الاؤنس بھی دے رہی ہیں، اس لیے ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، تحفے تحائف دینا اور دین کی دعوت دینے کے لیے ان کے گھر جانا اپنے گھر بلانا، بیماری کے عالم میں عیادت کے لیے جانا، راہ چلتے ان کا حال احوال پوچھنا سب جائز ہے۔

یورپ ہی میں ایک ایسی قوم بھی تھی، یعنی صرب جنہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام کیا، انہیں اپنے گھروں سے نکالا۔ ایسے ہی سرزمین فلسطین میں صیہونی یہودیوں نے فلسطین کو ان کے گھروں سے نکالا اور ان کو قتل عام کیا۔ گویا ہمارے سامنے وہ میزان موجود ہے کہ جس سے ہم خود ہی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاسکتا ہے اور کن کے ساتھ نہیں۔ دوستی کا معیار بھی معلوم ہوگیا کہ اتنی گہری دوستی کہ جس سے مسلمانوں کے راز دشمنانِ اسلام تک پہنچ جائیں وہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

یہاں ایک سوال سر اٹھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔ انسان کی بیوی اس کی رازدان ہوتی ہے تو کیا یہ وہی دوستی نہیں جس سے منع فرمایا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ ایک مسلمان مرد اور کتابی عورت میں شادی اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں، دونوں ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوں۔ عورت عموماً مرد کے اثر میں ہوتی ہے، اس لیے اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ مرد کے راز افشا کرے گی اور یا اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ اس بات کا قوی امکان رہتا ہے کہ ایسی عورت ایک مسلمان کے عقد میں آجانے کے بعد اسلام قبول کرلے، ان مصلحتوں کی بنا پر یہود و نصاریٰ سے عمومی عدم موالات کے ضمن میں نکاح ایک استثنا کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اگر مسلمان کو کتابی عورت سے شادی کرنے کے کچھ عرصہ بعد یہ احساس ہوجائے کہ اس کی بیوی اسلام سے دشمنی رکھتی ہے، بچوں کو اپنے دین کی تعلیم دینے لگی ہے، یا شوہر کے راز غیروں کو پہنچا رہی ہے، خاص طور پر جبکہ شوہر کسی اہم منصب پر فائز ہو تو ایسے مسلمان شوہر کے لیے ہرگز جائز نہ ہوگا کہ وہ رشتہ ازدواج باقی رکھے۔ اسے ایسی

عورت کو طلاق دے کر جلد از جلد فارغ کر دینا چاہیے۔

تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جس میں مسلم سلاطین (چاہے ان کا تعلق ہندوستان سے ہو یا دولت عثمانیہ سے) کی یہودی اور عیسائی بیویوں نے مسلم سلطنت کو زک پہنچانے اور مسلمانوں کے راز دشمنوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ایک سوال اور بھی کیا جاتا ہے کہ یورپین اقوام اور اسی طرح امریکہ نے گو مقامی مسلمان کی مدد کی ہے، انہیں گھروں میں بسایا ہے لیکن اسرائیل کی حد تک اسے اتنی امداد ضرور مہیا کی ہے جس سے وہ فلسطینیوں کو اپنے گھروں سے نکالنے پر قادر رہا ہے تو مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں ان سے بھی دوستی ناجائز ہونی چاہیے۔

ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ایسی دوستی کہ جس سے آپ کے راز ان تک پہنچ جائیں تو وہ جائز ہی نہیں۔ ہاں اس سے کم تر درجہ پر ان اقوم کے ساتھ اچھائی اور انصاف کا سلوک رکھنا روا ہے۔ یہ بات بھی عیاں ہے کہ حکومتوں کی پالیسی مین بے حد چارے عوام کا زیادہ داخل نہیں ہوتا۔ آئے دن پول بتاتے ہیں کہ عوام کی ساٹھ فیصد، اس سے زیادہ یا اس سے کم تعداد حکومت کی خارجہ پالیسیوں کی حمایت نہین کرتی ہے، اس لیے ہم کہیں گے کہ غیر مسلم عوام کو حکومت کی غیر منصفانہ پالیسیوں کی بنا پر نفرت کا نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ ان کے ساتھ اچھائی اور انصاف کا برتاؤ ہی کیا جائے جیسا کہ سورۃ الممتحنہ کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں واضح کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

اخلاق و آداب کے مسائل، صفحہ:394

محدث فتویٰ